



سوال

(97) فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت فرض میں نماز کے بعد مناجات کے واسطے ہاتھ اٹھانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”تمہارا رب حیا دار کریم ہے، جب اس کا بندہ اس کی طرف اپنے ہاتھوں کو اٹھاتا ہے، تو اس کو شرم آتی ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی پھیر دے۔“ [1]

دوسری حدیث میں ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے ہاتھوں کو دعا میں اٹھاتے تو بغیر منہ پرپلے، ان کو نہ چھوڑتے۔“ [2]

ان دونوں حدیثوں سے علی العموم ہر دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے، خواہ بعد نماز فرض کے ہو یا کسی دوسرے وقت میں، اور دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بہت حدیثیں آئی ہیں۔ صرف بخاری اور مسلم میں بہ قول نووی رحمہ اللہ تیس حدیث کے قریب موجود ہیں۔ [3] جلال الدین سیوطی کا اس بارے میں ایک مستقل رسالہ ہے اور اس میں قریب چالیس حدیث کے جمع کیا ہے۔ [4] حافظ منذری نے بھی اس بارے میں ایک جزو جمع کیا ہے۔ [5]

الغرض دعائیں ہاتھ اٹھانا عموماً وخصوصاً قولاً وفعالاً ہر طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس بعد نماز فرض کے بھی جماعت کے ساتھ یا بغیر جماعت دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا، ان دونوں حدیثوں سے اور نیز ان احادیث سے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں، ثابت ہوتا ہے۔ ہاں اگر کسی حدیث میں بعد نماز فرض دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت آئی ہو تو البتہ اس وقت ہاتھ اٹھانا، ان احادیث سے جن سے عموماً ہر دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے، مخصوص ہو جاتا، مگر واضح ہو کہ ممانعت میں کوئی حدیث، صحیح ہو خواہ ضعیف، مرفوع ہو خواہ موقوف، نہیں آئی ہے، بلکہ بعض روایت سے گو وہ ضعیف ہے، ہر نماز کے بعد فرض ہو یا نفل، جماعت کے ساتھ ہو یا بغیر جماعت، دعا کرنے میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو بندہ اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر ہر نماز کے بعد کہے گا: ”اللهم إلهی وإله إبراهيم۔۔۔“ [اے اللہ! اے میرے اور ابراہیم کے اللہ!] تو ہرگز اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو نامراد نہ

پھیرے گا۔ [6]

اس حدیث کی تائید ابن ابی شیبہ کی یہ حدیث جو اسود عامری کے باپ سے مروی ہے، کرتی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھی، جب حضرت نے سلام پھیرا تو مڑ کر بیٹھے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی۔ [7] الحدیث

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إن ربک جی کریم، یستحي من عبده، إذا رفع إليه یدیه أن یردھا صفرا)) [8] (أخرج الأربعة إلا النسائی وصحہ الحاکم) [سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیا دار اور سخی ہے، وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انھیں خالی پھیر دے]

”وعن عمر رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا یدید فی الدعاء، لم یردھا حتی یسبح بھما وھما“ (أخرج الترمذی، [9] نہ شواہد، منھا حدیث ابن عباس عند ابی داؤد، [10] وجموعھا یتنقی أنہ حدیث حسن۔ بلوغ المرام، ص: ۱۵۰، مطبوعہ بھوپال)

[عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو انھیں پھرے پھرے پھیر کر نیچے گرایا کرتے تھے]

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: ((ما من عبد یسئ فی دبر کل صلاة ثم یقول: اللهم إلهی وإله ابراهیم وإسحاق و یعقوب وإله جبریل ومیکائیل وإسرافیل! أسألك أن تسجیب دعوتی، فانی مضطر، ولعصمنی فی دینی فانی بتلی، وبتالنی برحمتک فانی مذنب، وتنفی عنی الفقر فانی متمسک، إلا کان حقا علی اللہ عز وجل أن لا یرد یدیه غایتین)) [11]

[انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بندہ اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر ہر نماز کے بعد کہے گا: "اے اللہ! اے میرے اللہ! اے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (سوال:) کے اللہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو قبول فرمائے، لیکن میں لاپچار ہوں۔ میرے دین کے بارے میں مجھے بچالے، بے شک میں (مصیبت وغیرہ میں) مبتلا ہوں۔ میں گناہ گار ہوں، مجھے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ میں مسکین اور بے چارہ ہوں، مجھ سے فقر و فاقے کو دور کر دے۔" تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اس کے ہاتھوں کو خالی اور نامراد نہ لوٹائے]

عن أسود العامری عن أبیہ قال: ((صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر، فلما سلم، انخرف، ورفع یدیه، ودعا)) [12] (الحدیث)

[اسود عامری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو پیچھے کو مڑے، یدیں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی]

[1] سنن ابی داؤد، رقم الحدیث (۱۳۸۸) سنن الترمذی، رقم الحدیث (۳۵۵۶) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (۳۸۶۵)

[2] سنن الترمذی، رقم الحدیث (۳۳۸۶) امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حدیث فی مسح الوجہ بالیدین عند الدعاء قد روی عن عمرو ابن عباس۔۔۔" پھر دونوں حدیثیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ھذان حدیثان لایصحان" (العلل المتناہیة: ۸۴۰/۲) نیز دیکھیں:

ضعیف الجامع، رقم الحدیث (۳۴۱۲)

[3] شرح صحیح مسلم (۱۹۰/۶)



[4] امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں ”فض الوعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء“ کے نام سے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔

[5] دیکھیں: فتح الباری (۵۰۴/۲)

[6] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۳۷) اس کی سند میں ”عبد العزیز بن عبد الرحمن البالی“ راوی متروک ہے۔ دیکھیں: لسان المیزان (۳۳/۳) امام ابن عدی فرماتے ہیں: ”وعبد العزیز ہذا یروی عن خسیف احادیث بواطیل“ (الکامل: ۲۸۹/۵)

[7] مصنف ابن ابی شیبہ (۳۱۱۰) اس حدیث میں مڑ کر بیٹھنے کے بعد ہاتھوں کو اٹھانے اور دعا کرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔ وا أعلم۔ مولانا مبارکپوری رحمہ اللہ ہی ”تحفۃ الاحوذی“ میں فرماتے ہیں: ”الحدیث رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، کذا ذکر بعض الاعلام هذا الحدیث بغیر سند، وعزاه الی المصنف، ولم آقف علی سندہ فا تعالیٰ أعلم کیف هو صحیح أو ضعیف؟“ (تحفۃ الاحوذی: ۱۷۱/۲) یہ حدیث مصنف ابن ابی شیبہ میں باہن سند ”حدثنا هشیم قال: أنا یعلی بن عطاء عن جابر بن یزید الأسود العامری عن ابيه“ موجود ہے، لیکن اس میں دعا کرنے اور ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں۔

[8] اس حدیث کا ذکر گذشتہ صفحے میں گزر چکا ہے۔

[9] اس حدیث کی تخریج اور تضعیف گذشتہ صفحے میں گزر چکی ہے۔

[10] سنن ابی داؤد، رقم الحدیث (۱۳۸۵) امام ابو داؤد یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”روی هذا الحدیث من غیر وجه عن محمد بن کعب، کھاوا حدیث، وهذا طریق أمثلا، وهو ضعیف أيضا“ نیز امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ”هذا حدیث منکر“ (العلل: ۳۵۱/۲) نیز دیکھیں: سنن البیہقی (۲۱۲/۲) نصب الراية (۵۷/۳)

[11] اس کی تخریج گذشتہ صفحے میں ملاحظہ کریں۔

[12] اس کی تخریج گذشتہ صفحے میں ملاحظہ کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 219

محدث فتویٰ